

کلیسیا میں شمولیت
نمبر 3411
ایک وعظ
بروز جمعرات، 18 جون، 1914 کو شائع ہوا
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن
مقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن
بروز خُداوند کا دن، شام، 24 اکتوبر، 1869 کو سنایا گیا

اور انہوں نے ایسا کیا، جیسا ہم نے اُمید نہ کی تھی، بلکہ اوّل اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کیا، اور پھر خُدا کی مرضی سے ”
ہمارے حوالہ۔
کرنٹھیوں 5:8-2

بعض اشخاص ہمیشہ مسیحی کلیسیا میں رائج طریقوں کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ وہ برابر مثالوں اور پیشینوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ افسوس کہ ان میں سے اکثر لوگ اُن پرانی باتوں کی جستجو کرتے ہیں جو درحقیقت اتنی پرانی نہیں— جیسے کلیسیائے روم کی پرانی رسمیں، یا قرونِ وسطیٰ کی روایات اور عبادات، جو محض معتبر فریب کے سوا کچھ نہیں۔ اگر وہ حقیقی اور پختہ پرانی باتوں کے خواہاں ہیں، تو انہیں رسولوں کے زمانہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

کلیسیا کی تاریخ کی سب سے بہترین کتاب، جس سے حقیقی عبادتی دستور حاصل ہو سکتا ہے، رسولوں کے اعمال کی کتاب ہے۔ اور جب مسیحی کلیسیا اس کی طرف لوٹے گی، بجائے اس کے کہ وہ دوسری یا تیسری صدی کے ابتدائی مسیحیوں کے افعال کی چھان بین کرے، تو وہ اس بات کے علم کے کہیں زیادہ قریب ہو گی کہ اُسے کیا کرنا چاہیے۔

اب ہمارا متن ہمیں رسولوں کے دور کی ایک قدیم رسم کی خبر دیتا ہے۔ وہ لوگ جو مسیحی بنتے تھے، سب سے پہلے اپنے آپ کو خُداوند کے سپرد کرتے تھے، اور پھر خُدا کی مرضی کے مطابق کلیسیا کے سپرد کر دیتے تھے۔ پس اُو، ان باتوں کو اُن کی ترتیب کے مطابق غور سے دیکھیں۔

یقیناً ہم سب سے پہلے اُس اہم ترین اور اصل نکتہ پر غور کریں گے—وہ عمل جو اس کے بعد آنے والی تمام چیزوں کو قدر و جمال بخشتا ہے، اور جو اُن کا پہل ہے

I

- جان کا اعلیٰ ترین ہدیہ

اوّلین کام جو ابتدائی مسیحیوں نے، اُن مقدس زمانوں میں جب رُوح القدس کی قدرت کلیسیا پر جلوہ گر تھی، کیا، یہ تھا کہ ”انہوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کر دیا۔“ یہی اصل بات ہے، یہی سب سے اہم اور قیمتی پیشکش ہے۔ کیا ہم سب، جو اپنے آپ کو مسیح کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، درحقیقت اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کر چکے ہیں؟ کیا اس عبادت گاہ میں ایسے لوگ موجود نہیں جو کبھی اس بات کا خیال تک نہ لائے ہوں، بلکہ بعض تو ایسے بھی ہوں گے جو اس خیال کو حقارت سے رد کر دیں؟

اے میرے سننے والو! وہ دن ضرور آئے گا جب تم ان باتوں کو ایک بالکل مختلف نظر سے دیکھو گے، اور آنے والے جہان میں یہ ظاہر ہو گا کہ تمہاری اعلیٰ ترین حکمت یہی ہوتی کہ تم اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کر دیتے، اور تمہاری سب سے بڑی حماقت یہ تھی کہ تم اپنی ہی خاطر جیتے رہے۔

جب ابتدائی مسیحیوں نے اپنے آپ کو خُداوند کے سپرد کیا، تو سب سے پہلی بات یہ ظاہر ہوئی کہ اُن کا دینا اور اُن کا ہدیہ بالکل خالص تھا۔ اگر یہاں کوئی ہے جس نے اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کیا ہے، تو اُسے اپنے دل سے پوچھنا چاہیے کہ کیا اس کی پیشکش سچی تھی؟ یہ ابتدائی ایماندار وہی کہتے تھے جو اُن کے دل میں تھا؛ اُن کی وقفیت میں گہری حقیقت تھی؛ وہ اپنے آپ کو یسوع مسیح کے حوالہ کرتے تھے تاکہ سراسر اُس کے ہو جائیں۔

یاد رکھو، اُن دنوں اس کا مطلب ہم سے کہیں زیادہ تھا۔ جو شخص اُس وقت مسیح کے پاس آتا تھا، اگر یہودی ہوتا تو کنیسہ سے نکال دیا جاتا؛ اگر غیر قوم کا ہوتا تو معاشرت سے خارج کر دیا جاتا۔ اُسے عدالتوں میں گھسیٹا جاتا، بار بار قید کیا جاتا، اکثر کو

کوڑوں سے مارا جاتا، اور بہتوں کو تلوار یا آگ سے قتل کر دیا جاتا۔ مگر یہ ابتدائی مسیحی سب کچھ جانتے ہوئے بھی، پوری سوچ اور ارادہ سے اپنے آپ کو خُداوند کے سپرد کرتے تھے۔

اے دعویٰ کرنے والو! کیا تمہاری پیشکش بھی اتنی ہی سچی تھی، یا تم محض اس لیے شامل ہوئے کہ دوسرے ہو رہے تھے، اور پھر جھوٹے دعویٰ پر اس لیے قائم رہے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے؟ کیا یہ سچ ہے یا نہیں؟ اگر نہیں، تو خُدا اُسے سچا کرے، کیونکہ صرف وہی چیز جو دل سے ہو، آخری بڑے امتحان کے دن قائم رہ سکے گی۔ اے خُداوند! ہمیں ایسے مذہب سے بچا، جس میں دل شامل نہ ہو

اُن کی پیشکش دوسری بات یہ تھی کہ وہ رضاکارانہ پیشکش تھی۔ مسیح کے سب سپاہی رضا کار ہیں، پھر بھی سب کو بُلایا اور کھینچا گیا ہے۔ خُدا کا فضل آدمیوں کو مسیحی بننے پر مجبور کرتا ہے، مگر ایسا ہمیشہ اُن کے دل و دماغ کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔ ارادہ کی آزادی اتنی ہی سچی حقیقت ہے جتنی خُدا کی پیش بینی۔ خُدا کا فضل ہماری مرضی کو توڑے بغیر، خُدا کے اختیار کے دن ہمیں تیار کر دیتا ہے، اور ہم اپنے آپ کو یسوع مسیح کے سپرد کرتے ہیں۔ تم اپنی مرضی کے خلاف مسیحی نہیں بن سکتے—کیونکہ ممکن ہے؟ خُدا کا خادم اپنی مرضی کے خلاف! خُدا کا فرزند اپنی مرضی کے خلاف! کبھی ایسا نہ ہوا، اور نہ کبھی ہو گا۔

پس اے ایماندارو! میں تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم خوشی اور شادمانی سے، بغیر کسی شرط کے، خُدا کے خادم ہو؟ میں جانتا ہوں تم ہو، اور وہ عہد جو تم نے برسوں پہلے باندھا، آج بھی تمہارے لیے بوجھ نہیں بلکہ فخر ہے، اور اگر تم سچے مقدس ہو، تو آج رات بھی اُسے دہراتے ہو، اور زندگی اور موت میں بھی دہرانا چاہتے ہو، کیونکہ تم شادمانی سے خُداوند کے ہو۔

یہ ابتدائی مسیحیوں کی پیشکش تیسری بات یہ تھی کہ وہ عاقلانہ پیشکش تھی۔ پولس کے زمانہ میں کلیسیا میں نادان لوگوں کو شامل نہ کیا جاتا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ کوئی دوسرا کسی کی طرف سے عہد باندھ کر اُسے نجات نہیں دے سکتا۔ وہ یہ بھی جانتے تھے—جیسا کہ ہر صاحبِ عقل کو جاننا چاہیے—کہ مسیح کا دین وہاں قائم نہیں ہو سکتا جہاں نجات کی سچائی کا صاف ادراک نہ ہو۔

جہاں عقل یسوع کی نجات دہندگی کو نہ سمجھے، وہاں نہ رُوحانی زندگی ہو سکتی ہے، نہ حقیقی توبہ۔ کوئی مذہبی رسم، یا عبادت، یا ضابطہ یہ چیز عطا نہیں کر سکتا۔ میں نے واعظوں کو یہ کہتے سنا ہے: ”تم بچپن میں مسیحی بنائے گئے تھے، اور تمہیں اُن عہدوں پر قائم رہنا چاہیے جو تمہارے لیے باندھے گئے تھے۔“ مگر ہر انسان کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دلیل بے بنیاد ہے۔

مجھے اُن عہدوں سے کیا واسطہ جو میرے لیے اس وقت باندھے گئے جب میں بچہ تھا؟ وہ اچھے تھے یا برے، انہوں نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا؛ میں اُن کا ذمہ دار نہیں، نہ بنوں گا۔ چاہے اُنہوں نے یہ وعدہ کیا کہ میں خُدا کی خدمت کروں گا یا شیطان کی، میں دونوں ہی کو رد کرتا ہوں۔ ایک صاحبِ عقل انسان کے طور پر، میں خود خُدا کے سامنے بولتا ہوں، کوئی دوسرا میرے لیے نہ بولے۔ اگر میرا بچپن میں مُلک کے بت مولوک کے نام وقف کیا گیا ہوتا، تو کیا میں جوانی میں اُس وقف کو قبول کرتا؟ حاشا! اور اگر میرا مسیح کے لیے بھی وقف کیا گیا ہوتا، تب بھی میں ایسے وقف کو قبول نہ کرتا جسے خود مسیح نے نہ مانا، کیونکہ اُس نے کبھی اس کی درخواست ہی نہ کی۔

وہ میری ذاتی وقفیت چاہتا ہے، وہ عاقلانہ محبت اور عاقلانہ خدمت مانگتا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے لوگ مسیح کے پاس اِس سمجھ کے ساتھ آئے کہ تم کیا کر رہے ہو، توبہ کا مطلب کیا ہے، ایمان کا مطلب کیا ہے، اور پاکیزگی کی زندگی کی قیمت کیا ہے۔ تب تم نے دانستہ اور سوچ سمجھ کر کہا: ”اے شہزادہ! ہم تیرے جھنڈے کے نیچے بھرتی ہوتے ہیں! اے عَمَّائوئیل! ہمارے نام اپنے رجسٹر میں لکھ لے، کیونکہ اب سے ہم ہمیشہ کے لیے تیرے خادم ہیں!“ یہ پیشکش سچی تھی، رضاکارانہ تھی، اور عاقلانہ تھی۔

میرے بھائیو اور بہنو! اس کے علاوہ، یہ کامل سپردگی تھی۔ پرانے زمانہ میں کوئی مسیحی اپنے آپ کو آدھا خُداوند کے لیے اور آدھا اپنے لیے یا بتوں کے لیے نہ دیتا تھا۔ اور اگر کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرتا تو اُسے رد کر دیا جاتا، کیونکہ کلیسیا میں مسیح کا یہ اصول ہے کہ وہ یا سب لے گا یا کچھ نہیں۔ مسیحی کو پورا مسیحی ہونا چاہیے، یا بالکل نہیں۔ خُدا اور ابلیس کے درمیان، راستبازی اور گناہ کے درمیان، کوئی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ یہ سپردگی بے حد و شرط اور بے قید ہونی چاہیے۔

اگر تم نے اپنے آپ کو فی الحقیقت خُداوند کے حوالہ کیا ہے، تو تم نے اپنا بدن اُسے دے دیا ہے کہ اب گناہ سے آلودہ نہ ہو، بلکہ رُوح القدس کا مقدس بنے۔ تم نے اپنا ذہن اُسے دے دیا ہے کہ اب شگی مزاج کے غلاموں کی نام نہاد آزاد خیالی کے پیچھے آزاد خیال نہ رہے۔ تم نے اپنی عقل و دانش اُس کے قدموں میں رکھ دی ہے تاکہ اُس سے سیکھو، اُس کی تعلیم کو سچائی مانو، اور اُس کے کلام کو ہر سوال کا آخری فیصلہ قرار دو۔ تم نے اُسے اپنا اُستاد مان لیا ہے، جس کی تعلیم تمہارے لیے بکلی بے داغ سچائی

ہے۔ تم نے اپنی زبان اُسے دے دی ہے کہ اُس کے لیے بولے، اپنے ہاتھ کہ اُس کے لیے کام کریں، اپنے پاؤں کہ اُس کے لیے چلیں یا دوڑیں، اور اپنے بدن و جان کی ہر قوت کو اُس کی خدمت کی خوشنما شراکت میں وقف کر دیا ہے۔

اور جہاں تک تمہاری نئی پیدا شدہ، فرشتوں سی، رُوحانی طبیعت کا تعلق ہے، وہ نہایت زور دے کر خُداوند ہی کی ہے، اور ہمیشہ تمہارے اندر شاہانہ و حاکمانہ اقتدار رکھے گی۔ آج تم اپنی مخلوقی تثلیث میں—بدن، جان اور رُوح—سراسر مسیح کے ہو، اور اگر تم مخلص مسیحی ہو تو اس میں تمہاری ہر چیز شامل ہے—تمہری ساری قابلیت، سارا وقت، سارا مال، سارا اثر، سب تعلقات، سب مواقع۔ آج سے تم کسی چیز کو اپنی نہیں گنتے، بلکہ دلہن کی طرح کہتے ہو: ”میں اپنے محبوب کی ہوں، اور میرا“محبوب میرا ہے۔

پھر یہ سپردگی جو ہر سچا مسیحی کرتا ہے، خُداوند ہی کو ہوتی ہے۔ اے میرے بھائیو! بات وہیں سے شروع ہونی چاہیے—خُداوند سے۔ ہمیں کلیسیا کو اپنے آپ کو دینے سے پہلے خُداوند کے حوالے کرنا چاہیے۔ اور یہ کبھی کسی کابن کو دینے کا عمل نہ ہو۔ اوہ! اس سے نفرت کرو! جتنے بدبخت زمین پر رہتے ہیں، اُن میں سب سے بدتر کابن ہیں۔ جتنی لعنتیں زمین پر نازل ہوئیں، اُن میں—میں ابلیس کو بھی مستثنیٰ نہ کروں گا—سب سے بدترین کابن پرستی ہے۔ خواہ وہ کسی غیر مُطیع واعظ کا لباس پہنے، یا کسی سرکاری کلیسیا کے پادری کا، یا رومی کاتھولک، یا مسلمانی، یا بُت پرست کامیں کچھ پروا نہیں کرتا۔ کوئی شخص تمہارے لیے تمہارا دین انجام نہیں دے سکتا۔ اگر کوئی دعویٰ کرے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے، یا تمہارے گناہ معاف کر سکتا ہے، یا خُدا کے حضور تمہارے لیے کچھ کر سکتا ہے، اُسے الگ پھینک دو—وہ سخت فریب کار ہے۔ اپنے خیالات یا ذہن کو کسی انسان کے حوالے نہ کرو۔ اپنی رائے کو کسی شخص کے آستین سے نہ باندھو۔

اپنی سپردگی خُداوند کو مکمل اور فراوان طور پر کرو—اُس کی سچائی، اُس کی شریعت، اُس کے انجیل کو—یوں جیسے تم نے اپنے آپ کو غلام بنا دیا ہو، یا پتھر کہ جسے اُس کے ہاتھ تراشیں۔ جتنا تم اپنی خودی میں گرو گے، اتنا ہی عزت میں اُٹھائے جاؤ گے۔ جتنا تم خُدا کے بندھن پہنو گے، اتنا ہی آزاد ہو گے۔ جتنا اپنے آپ میں چھوٹے ہو گے، اتنا ہی بڑے بنو گے۔ اپنے آپ کو بالکل خُدا کے حوالے کر دو۔ یاد رکھو—یہ اُسی کو ہو—کسی انسان کو نہیں، کسی عقیدہ کو نہیں، کسی فرقہ کو نہیں، بلکہ سراسر اور مکمل طور پر اُس خُداوند کو، جس نے دنیا کی بنیاد سے پہلے تم سے محبت کی، اُس خُداوند کو جس نے اپنے دل کے خون سے تمہیں مول لیا، اُس خُداوند کو جس کے رُوح نے تمہاری روح میں تمہاری فرزندگی پر مہر لگائی۔

اس بات کو یاد رکھو، اور اسے ہر دینی عمل کا پہلا قدم ٹھہراؤ—”اَوّل خُداوند کے لیے“۔ جب تک یہ نہ ہو، تمہیں مسیحی کلیسیا میں شامل ہونے کا حق نہیں—”اَوّل خُداوند کے لیے“۔ جب تک یہ نہ ہو، تمہیں بپتسمہ لینے کا حق نہیں—”اَوّل خُداوند کے لیے“۔ جب تک یہ نہ ہو، تمہیں عشاءِ ربانی کی میز پر بیٹھنے کا حق نہیں—”اَوّل خُداوند کے لیے“۔ اپنے آپ کو سب سے پہلے خُداوند کے حوالے کرو، گناہ کے لیے کھری توبہ کے ساتھ، یسوع پر سادہ اور سچے بھروسے کے ساتھ، اور پھر، اپنے آپ کو مکمل طور پر خُداوند کے حوالے کرنے کے بعد، تم ہر مقدس خدمت میں آ سکتے ہو، محبت کی ہر برکت کی ضیافت میں شریک ہو سکتے ہو—مگر اس سے پہلے نہیں۔

اے صاحبو! تمہارے رسومات اور عبادات، خُدا اُن سے نفرت کرتا ہے جب تک تم پہلے اُسے اپنا دل نہ دے دو۔ تمہاری قربانیاں بیکار ہیں، تمہارا بخور اُس کے لیے مکروہ ہے۔ یہ ایک بُرائی ہے، بلکہ اس سے بھی بُڑھ کر، یہ خُدا کا تمسخر اور اُس کی توبین ہے، جب تک تمہارا دل پہلے یسوع کو سپرد نہ ہو، اور تمہارا وجود اپنی خوشی سے خُدا کی ملکیت نہ بن جائے۔

میں یہاں سب کو ایک ایک کر کے سوال کرنے کی صورت میں نہ سہی، مگر پھر بھی ہر ضمیر سے—خصوصاً ہر دعویٰ کرنے والے مسیحی کے ضمیر سے—یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں: ”اے میری جان! کیا تُو نے خُدا کے فضل سے اپنے آپ کو خُداوند کا بنا دیا ہے؟ کیا تیرا مطلب یہی ہے، یا یہ محض ایک فریب ہے؟ کیا تُو نے اسے حقیقت بنایا ہے، یا یہ سب ایک ڈھونگ ہے؟ کیا آج رات تیرے دل میں یہ خواہش ہے کہ اس پیشکش کو اور مکمل کرے؟ کیا تُو فضل کے لیے دعا کرتا ہے کہ اسے آئندہ کامل بنائے؟ کیا تُو محض یسوع کے قیمتی خون پر آرام کرتا ہے؟ اور کیا تُو چاہتا ہے کہ جب تک اس بدن میں ہے، خُدا کو جلال دے؟“

اے اگر ایسا ہے، تو تیرے ساتھ بھلا ہے، اور تُو میرے ساتھ اگلا قدم بڑھا سکتا ہے۔ اگر نہیں، تو تمام رسوم سے ہاتھ ہٹا لو، تمام وعدوں سے ہاتھ ہٹا لو! نہ بائبل میں نہ کلیسیا میں تمہارے لیے کچھ ہے، جب تک تم یسوع مسیح کی موت کے وسیلہ سے خُدا سے صلح نہ کر لو۔

—اب اُوّ ہم مختصراً اُس دوسرے دینے پر غور کریں جو اُس اعلیٰ ترین دینے کے بعد آتا ہے

میں چاہتا ہوں کہ اس عبارت کو صحیح طور پر سمجھوں، اور مجھے یقین ہے کہ میں سمجھتا ہوں: "انہوں نے اول اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کیا، اور پھر ہم کو" یعنی "اپنے آپ کو" ہم کو سپرد کیا۔" خدا کی مرضی سے۔

جب ایک حقیقی مسیحی اپنے آپ کو خداوند کے حوالہ کر دیتا ہے، تو اس کا اگلا قدم یہی ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو مسیحی کلیسیا کے حوالے کرے۔ اسے چاہیے کہ وہ فوراً، جیسے پولس نے کیا، اپنے آپ کو مسیح کے بھائیوں سے ملانے کی کوشش کرے۔ جہاں کہیں وہ رہتا ہے، اگر وہاں ایک مسیحی کلیسیا موجود ہے، تو نئے جنم پانے والے ایماندار کو چاہیے کہ فوراً اُن کے ساتھ رفاقت تلاش کرے جو اپنے خداوند سے محبت رکھتے ہیں، کیونکہ وہ اُس کے فضل سے نجات پا چکے ہیں۔

اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو دے نہ صرف اپنا نام، نہ صرف اپنا مال، نہ صرف اپنی موجودگی یا ہمدردی، یا اپنی سرگرم خدمت۔ یہ سب تو اس عطیہ کا حصہ ہیں، مگر اس کا جوہر یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو دے۔ اپنی تمام تاثیر، شخصیت، اور قابلیت کو، جہاں تک خدا اُسے قوت دے، وہ کلیسیا کے لئے وقف کرے۔

یہ اپنے آپ کو مسیحی کلیسیا کے حوالے کرنے میں کیا شامل ہے؟ میں اسے دہراتا ہوں تاکہ یہاں کے بہت سے اراکین جنہوں نے بھلا دیا ہے، اُن کی یاد تازہ ہو جائے۔ یہ تمہارا فرض ہے کہ تم مسیحی کلیسیا سے متحد رہو۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس سے کون سے فرائض پیدا ہوتے ہیں؟ سب سے پہلے، کردار میں ثابت قدمی۔ اگر تم دین کا کوئی اقرار نہیں کرتے اور جیسے جابو ویسے جیتے ہو۔ تو آخری بڑے دن اس کا جواب دینا ہو گا۔ لیکن اگر تم مسیحی کلیسیا میں شامل ہوتے ہو، تو دیکھو کہ تمہاری زندگی کیسی ہے، کیونکہ تمہارے اعمال پر دگنی نظر رکھی جائے گی، اور اگر تم دو رُخے پن میں گر جاؤ گے تو تمہارا گناہ بھی دگنا ہو گا۔

اگر تم خادم ہو اور مسیحی کلیسیا کے رکن ہو، تو تم میں چشم خدمت نہ پائی جائے، نہ کوئی ایسا فعل جو یسوع مسیح کے ایک نیک خادم کو شرمندہ کرے۔ اگر تم شوہر ہو، تو تمہیں اپنی بیوی پر غصہ ور اور جابر حکمران بننے کا کوئی حق نہیں۔ اگر ہو، تو تمہیں کلیسیا کا رکن نہیں ہونا چاہیے۔ اگر تم بیوی ہو، تو تمہیں کابل، گھر کی لاپرواہ، یا ناولوں میں غرق عورت نہیں ہونا چاہیے، جو گھر کے فرائض کو چھوڑ دے۔ اگر ایسا ہے، تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ تم کون سی جماعت میں جاتی ہو یا کس دعا کی مجلس میں شریک ہوتی ہو۔ تمہیں ایسا کر کے مسیحی ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے۔

اگر تم کہتے ہو کہ تم مسیحی ہو اور کلیسیا میں شامل ہو، تو تمہارے کاروبار میں وہ دغا اور مکاری نہیں ہونی چاہیے جو ہر طرف عام ہے۔ اگر تم ایمانداری کے بغیر نہیں جی سکتے، تو دین کا اقرار نہ کرو۔ تمہارے لیے بہتر ہے کہ جیسے ہو ویسے ہی جہنم میں جاؤ، بجائے اس کے کہ جھوٹے اور شریر دین داری کے اقرار کے ساتھ، جو تم نے اپنی زندگی میں پورا نہ کیا، اپنی گردن میں چگی کا پاٹ لٹکا کر وہاں جاؤ۔

نہیں اے صاحبو! اگر تم خدا کے فضل کی قوت اور روح کے سہارے اخلاقی ثابت قدمی کی کوشش نہیں کرتے، تو تمہیں کلیسیا کے حوالے ہونے کا حق نہیں، جسے تم رسوا کرو گے۔ تم اپنے آپ کو زیادہ سخت عدالت میں گنہگار کرو گے، اس لیے اس سے دور رہو۔

کلیسیا کے ہر رکن سے دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ فضل کے وسائط پر حاضر ہو۔ میرا مطلب صرف اتوار کی حاضری نہیں۔ کوئی بھی رباکار اتوار کو آ سکتا ہے، لیکن میری معلومات کے مطابق وہ سب پیر کی دعا کی مجلس میں نہیں آتے، نہ ہی جمعرات کی شام کی عبادت میں۔ کچھ آ سکتے ہیں مگر نہیں آتے۔ ہفتہ کی رات کی عبادتیں ایک قوی آزمائش ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ سب نہیں آ سکتے، اور میں یہ نہیں کہتا کہ گھریلو فرائض کو بھی قربان کر کے آؤ، مگر کچھ ایسے ہیں جنہیں آنا چاہیے مگر نہیں آتے۔ جہاں موقع اور فاصلہ اجازت دے، وہاں ضرور آنا چاہیے۔ اس معاملہ میں سستی نہ کرو۔

کلیسیا کے تمام اراکین کا ایک اور فرض یہ ہے کہ ایک دوسرے کی مدد اور تسلی کریں۔ جیسے فری میسن آپس میں خفیہ اشارہ دے کر بھائیانہ پہچان حاصل کرتے ہیں، ویسے ہی مسیحیوں کو بھی۔ مگر بلند تر روحانی معنی میں۔ ایسا کرنا چاہیے۔ تمہیں غمگین کو تسلی دینی ہے، غریب کی مدد کرنی ہے، اور عمومی طور پر ایک دوسرے کے فائدے کا خیال رکھنا ہے، کیونکہ ہم سب کلیسیا میں ایک ہی خاندان کے رکن ہیں۔ تمہیں "سب آدمیوں کے ساتھ نیکی کرنی ہے، خاص کر ایمان کے گھرانے والوں کے ساتھ" چڑیا کو دانہ باہر دے سکتے ہو، مگر تمہارے بھائی اور بہن تمہاری عطا کا سب سے بڑا اور بہترین حصہ پائیں۔ یہ ہر مسیحی کا واضح فرض ہے۔

کلیسیا کا ہر رکن یہ بھی کوشش کرے کہ وہ اپنے آپ کو خدمت میں دے، یعنی ہر کلیسائی کام میں اپنا حصہ ڈالے۔ شرم اُس رکن پر جو کسی خدمت میں مشغول نہ ہو۔ جو نہ اپنے بٹوے سے فیاض ہو، نہ اپنے ہاتھ سے محنتی، نہ اپنے دل سے پُرجوش، نہ اپنی زبان سے گواہی دینے والا۔ تم سب کچھ نہیں کر سکتے، مگر ہر ایک کو اپنی جگہ اور خدمت کا دائرہ اختیار کرنا ہے، کیونکہ جو کچھ نہیں کرتا، وہ مکھی کاٹ ہے، جو جلد یا بدیر چھتے سے نکال دیا جائے گا۔

اے میرے عزیز دوستو، میں اُمید رکھتا ہوں کہ جب میں مسیح کی کلیسیا میں شامل ہوا، تو میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں نے یہ بات بجا لائی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے کس طرح شمولیت اختیار کی، کیونکہ میں نے خُدا کی کلیسیا میں اپنے آپ کو داخل کرنے پر اصرار کیا، یہاں تک کہ خادم کلیسیا—جو گند اور سُست تھا—سے چار یا پانچ مرتبہ ملنے گیا، مگر نہ مل سکا۔ آخر میں میں نے اُسے پیغام بھیجا کہ میں اپنا فرض پورا کر چکا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے نہ ملا، تو میں خود ہی کلیسیا کی مجلس بُلا کر گواہی دوں گا کہ میں مسیح پر ایمان لایا ہوں، اور اُن سے پوچھوں گا کہ کیا وہ مجھے قبول کریں گے۔ اور جب میں نے یہ کیا، تو میں نے اسے دل و جان سے کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اُن سب میں کوئی نہ تھا جو اُس وقت مجھ سے زیادہ سنجیدہ ہو —اور آج بھی میں اُسی عزم پر قائم ہوں۔

میں نے اپنے آپ کو مسیح کے سپرد کیا، اور مسیح کے دین کے سپرد۔ سیاست پر بولنے میں مجھے عار نہیں، جب وہ مسیحیت سے مُتصل ہو؛ انسانیت کی بھلائی کے کسی عام کام میں حصہ لینے کو میں برا نہیں جانتا؛ مگر اپنی جان و دل سے میں کسی کام کو نہیں دیتا، سوا اُس کے کہ مسیح کے نام کی پہچان کو زمین کے کناروں تک پھیلاؤں۔ یہ امر ہر مسیحی کے لیے اولین اور آخری مقصد ہونا چاہیے۔

کیا تیرا دین تیرے لباس کو ڈھانپتا ہے یا تیرا لباس تیرے دین کو؟ اے شخص! تُو سیاستدان ہے، اچھا ہے —میں خوش ہوں کہ ایسی جگہ پر ایک ایماندار شخص ہے—پہر کیا تیرا دین تیری سیاست پر حاوی ہے، یا تیری سیاست تیرے دین کو نگل گئی ہے؟ تُو مزدور ہے، یہ شرافت کا مقام ہے، اور سخت محنت کرنے والے کو عزت ہے؛ لیکن کیا تیرا دین تیری محنت کو مزین کرتا ہے اور اُسے پاکیزگی بخشتا ہے؟ کیا تُو ہر حال میں مسیح سے محبت رکھتا ہے، اور کیا تُو سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو مسیحی جانتا ہے؟ اگر ایسا ہے، تو پھر مجھے پرواہ نہیں کہ تُو لوہار ہے یا چمنی صاف کرنے والا، بادشاہ ہے یا سڑک صاف کرنے والا —یہ سب ثانوی باتیں ہیں؛ اوّل اور سب سے بڑھ کر تُو مسیحی ہونا چاہیے، اور باقی سب کچھ اُس کے تابع۔

مگر کچھ لوگ کہتے ہیں، ”میں اُمید کرتا ہوں کہ میں نے اپنے آپ کو خُداوند کے حوالہ کیا ہے، مگر میں کسی کلیسیا کو نہیں دُوں گا، کیونکہ...“ کیوں نہیں؟ ”کیونکہ میں کلیسیا میں شامل ہوئے بغیر بھی مسیحی رہ سکتا ہوں۔“ کیا تُو اس میں بالکل مطمئن ہے؟ کیا تُو اپنے خُداوند کے حکم کی نافرمانی کر کے بھی اُسی قدر اچھا مسیحی ہو سکتا ہے جیسے اُس کی فرمانبرداری کر کے؟

سوچ، اگر سب مسیحی یہی کہیں، ”میں کلیسیا میں شامل نہ ہوں گا،“ تو پھر کوئی ظاہری کلیسیا باقی نہ رہے، کوئی عبادت یا رسم نہ بچے۔ کیا یہ نیک بات ہوگی؟ اور اگر ایک کے لیے یہ صحیح ہے، تو سب کے لیے کیوں نہیں؟ تب کیا تُو یہ مانتا ہے کہ اگر تُو ایسا قدم اُٹھائے جو خُدا کی ظاہری کلیسیا کو برباد کرنے کی طرف مائل ہو، تو تُو اتنا ہی اچھا مسیحی رہے گا جتنا اُس کلیسیا کو تعمیر کرنے کی کوشش کر کے ہوتا؟ میں اس کو نہیں مانتا، اے صاحب! اور نہ تُو ہی مانتا ہے —یہ تو محض ایک کمزور بہانہ ہے۔

دیکھ، ایک اینٹ ہے —بہترین اینٹ—مگر اُس کا مقصد کیا ہے؟ گھر کی دیوار میں لگنا۔ اگر وہ اینٹ زمین پر لڑھکتی پھرے اور کہے کہ وہ گھر میں لگے بغیر بھی اتنی ہی اچھی ہے، تو وہ بیکار اینٹ ہے، جب تک کہ وہ دیوار میں نہ جڑ جائے۔ اے لڑھکتے پتھر جیسے مسیحیو! تم اپنی غرض پوری نہیں کر رہے، تم اُس زندگی کے برعکس چل رہے ہو جسے مسیح چاہتا ہے، اور تم اپنی ضرر رسانی کے باعث بہت مُلزم ٹھہرو گے۔

کوئی کہتا ہے، ”اگر میں کلیسیا میں شامل ہو جاؤں تو مجھے یہ ایک قید سا محسوس ہوگا۔“ ہاں، اور یہی تو تجھے محسوس ہونا چاہیے! کیا تُو اب پاکیزگی کے لیے مقید نہیں؟ کیا تُو اب مسیح کے لیے بندھا نہیں؟ اے خوشبخت قیدی! اگر کوئی ایسی بیڑی ہو جو مجھے پاکیزگی کے ساتھ اور بھی زیادہ باندھ دے، تو میں اُسے پانے کی آرزو رکھوں گا؛ کیونکہ دینداری، راستی اور محتاط چال چلنے کے ساتھ بندھا رہنا ہی دراصل آزادی ہے۔

ایک اور کہتا ہے، ”اگر میں کلیسیا میں شامل ہو جاؤں تو ڈرتا ہوں کہ آخر تک قائم نہ رہ سکوں گا۔“ اور تُو کلیسیا سے باہر رہ کر قائم رہنے کی توقع رکھتا ہے؟ یعنی تُو مسیح کی نافرمانی میں زیادہ محفوظ ہے بہ نسبت اُس کی فرمانبرداری کے؟ یہ تو عجیب گمان ہے! بہتر یہی ہے کہ تُو آ کر کہہ، ”اے میرے مالک، میں جانتا ہوں کہ تیرے مقدسوں کو کلیسیائی رفاقت میں متحد ہونا چاہیے، کیونکہ کلیسیائیں تیرے رسولوں نے قائم کیں؛ اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ تیرے فضل کے وسیلہ سے اس فرض کو پورا کر سکوں گا۔ مجھ میں اپنی کوئی قوت نہیں، اے میرے مالک، پر میری قوت تیرے ہی سہارا لینے میں ہے۔ جہاں تُو لے چل،“

اور کوئی کہتا ہے، ”میں کلیسیا میں شامل نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ناقص ہے۔“ تو گویا تُو کامل ہے! اگر ایسا ہے، تو میں صلاح دیتا ہوں کہ تُو فوراً آسمان کو چلا جا اور وہاں کی کلیسیا میں شامل ہو جا، کیونکہ یقیناً تُو زمینی کلیسیا کے لائق نہیں اور یہاں سراسر بے جا ہو گا۔

جی ہاں، کوئی کہتا ہے، ”مگر میں مسیحیوں میں بہت سی خرابیاں دیکھتا ہوں۔“ گویا آپ میں کچھ بھی عیب نہیں! اے میرے بھائیو، میں تو یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ اگر خدا کی کلیسیا مجھ سے بہتر نہ ہو تو یہ میرے لئے افسوس کی بات ہے۔ جب میں نے کلیسیا میں شمولیت اختیار کی، میں نے جانا کہ میں اس سے زیادہ برکت پاؤں گا جتنی میں اس میں لا سکوں گا۔ اور بیس برس سے زیادہ اس مسیحی کلیسیا میں رہ کر جو کچھ میں نے دیکھا، میں دیانت داری سے کہتا ہوں کہ اس کے اراکین زمین کے نیچے کار ہیں، جن میں میری تمام مسرت ہے، اگرچہ وہ کامل نہیں بلکہ کمال سے بہت دور ہیں۔ اگر آسمان کے باہر کہیں ایسے پائے جاتے ہیں جو فی الحقیقت خدا کے قریب چلتے ہیں، تو وہ مسیح کی کلیسیا کے یہی اراکین ہیں۔

آہ! کوئی اور کہتا ہے، ”مگر وہاں تو ریاکاروں کی بھی ایک بھیڑ ہے۔“ گویا آپ خود بالکل راست باز اور مخلص ہیں! میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایسے ہی ہوں، لیکن پھر آپ کو چاہئے کہ اپنی راستی کے سبب سے کلیسیا میں شامل ہو کر اس کی راستی میں اضافہ کریں۔ اے عزیزو! آپ میں سے کوئی بھی کل صبح اپنی دکان بند نہیں کرے گا، اور نہ ہی گاہک سے سونے کا سگہ لینے سے انکار کرے گا صرف اس لیے کہ دنیا میں کچھ جعلی سگے بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آپ یہ عقیدہ بھی نہیں رکھتے کہ چونکہ بعض ظاہری مسیحی ریاکار ہیں، اس لیے سب ہی ویسے ہیں، کیونکہ یہ یوں ہی ہوگا جیسے کوئی کہے کہ چونکہ کچھ سگے جعلی ہیں، اس لیے سب جعلی ہیں، جو کہ ظاہر ہے غلط ہے۔ اگر سب ہی سگے جعلی ہوتے تو کوئی بھی جلسہ ان کو چلانے کی کوشش نہ کرتا۔ یہی بات ہے کہ دنیا اور کلیسیا میں ابھی بھی بہت سے معتبر اور خالص سونے جیسے مسیحی موجود ہیں، اور اس پر آپ کو یقین رکھنا چاہئے۔

خیر، ”کوئی کہتا ہے، ”اگرچہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا کا خادم ہوں، مگر میں کلیسیا میں شامل نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ دنیا“ میں حقیر سمجھی جاتی ہے۔“ اوہ! کیا ہی بابرکت حقارت ہے یہ! اے بھائیو، میں تو سمجھتا ہوں کہ دنیا کی اُس ”سوسائٹی“ کی نظر میں حقیر سمجھے جانے سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں۔ اکثر لوگ اس ”عزت“ کے غلام ہیں جسے وہ دنیاوی شرافت کہتے ہیں۔ شرافت کیا ہے؟ یہ کہ آدمی اتوار کے دن اپنی محنت سے کمائی ہوئی پوشاک پہنے، رات یا دن میں، چاہے لوگ دیکھیں یا نہ دیکھیں، خدا کی عبادت کرے، دیانت دار اور سیدھا راستہ چلنے والا ہو—اس کی آمدنی خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو، وہ شرافت والا آدمی ہے اور اسے دنیاوی سوسائٹی کی مصنوعی عزت کے آگے گردن جھکانے کی ضرورت نہیں۔

یہ سب قسم کی فریب کاریاں، اور یہ محض بہانے، بہت سوں کو اس لئے مسیحی کلیسیا میں شمولیت سے روکتے ہیں کہ وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ”عزت دار“ لوگوں کی نظر میں حقیر نہ ہو جائیں۔ ابھی کل ہی میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ غیر ہم شکل اشرافیہ بنانے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اگلی نسل میں وہ اپنے غیر ہم شکلی عقائد چھوڑ کر اپنی مذہبی (Nonconformist) ”عزت“ کی تلاش میں لگ جائیں گے، اور مجھے ڈر ہے کہ یہ بات اکثر صحیح نکلتی ہے۔

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ جیسے ہی بعض لوگ معاشرتی مرتبے میں ترقی پاتے ہیں، وہ کلیسیا کو چھوڑ دیتے ہیں جس کے ساتھ انہوں نے اُس وقت عہد کیا تھا جب انہوں نے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کیا تھا۔ وہ دن آنے والا ہے جب غریب ترین مسیحی اُس مغرور امیر سے بلند کیا جائے گا جو خدا سے نہ ڈرتا تھا؛ جب خدا انگلستان کی جھونپڑیوں اور جھگیوں میں سے ایک شاہی نسل کی اشرافیہ نکالے گا، جو دنیا کے بادشاہوں اور شہزادوں سب کو شرمندہ کر دے گی، اور ان کو سرافیم سے بھی بلند بٹھائے گا، جبکہ اوروں کو اپنی حضوری سے دور کر دے گا۔

میں کہتا ہوں، اے تم جو اس لیے کلیسیا میں شامل نہیں ہوتے کہ اس سے تمہاری دنیاوی ”عزت“ گھٹ جائے گی—نہ میں تمہیں بلاتا ہوں اور نہ مسیح—اگر یہی تمہارے معبود ہیں، ”سوسائٹی“ اور ”شرافت“، تو جاؤ اپنے ان فقیر معبودوں کی پرستش کرو، لیکن یاد رکھو کہ حساب کے دن خدا اس کا تقاضا تمہارے ہاتھ سے کرے گا۔ مسیح کی خدمت سے بہتر کوئی خدمت نہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے، حقارت، سڑکوں میں تضحیک، برے ناموں سے پکارا جانا—میں یہ سب قبول کر لوں گا بجائے اس کے کہ مجھے تمغے اور خطابات ملیں، اگر مسیح کی خدمت اس کی تقاضا کرے، کیونکہ یہی سچا عزت ہے جو مسیحی کو ملتی ہے جب وہ اپنے مالک کی سچائی سے خدمت کرتا ہے۔

وہ دن آنے والا ہے جب خداوند اُن میں فرق کرے گا جو اُس سے محبت رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے، اور ہر دن اس آخری تقسیم کے لیے تیاری کر رہا ہے۔ یہی آج رات بھی ہو رہا ہے، انجیل کی منادی میں یہ تقسیم جاری ہے۔ ہر شخص اپنی جگہ لے اور اپنے آپ سے پوچھے: کیا تو مسیح کے ساتھ ہے یا بلیعال کے ساتھ؟ کیا تو خدا، مسیح اور اُس کے قیمتی خون کے ساتھ ہے، یا اب تک گناہ کی لذتوں میں ہے؟ جیسے اُس دن جب آسمان آگ سے دہکیں گے، زمین لرزے گی، اور عدالت کا صور تجھے اس بڑے سفید تخت کے سامنے بلائے گا، تو جواب دینا پڑے گا، ویسے ہی آج جواب دے

اور تم بہادر دل والے جو اپنے نجات دہندہ سے محبت رکھتے ہو، اگر اب تک اُس کی فوج میں شامل نہیں ہوئے، تو اب آؤ اور بھرتی ہو جاؤ۔ اور تم نرم دل اور پیچھے ہٹنے والے، اب آگے بڑھو۔

آج یسوع کے لئے کھڑے ہو جاؤ، آج اُس کے نام کی خاطر سب کچھ حقیر جاننے کو تیار ہو جاؤ، تاکہ جب وہ اپنی جلال کے ساتھ آئے، تو تمہارا اجر تمہیں ملے، ایسا اجر جو آج کے تمام نقصانات سے کہیں بڑھ کر ہو۔

جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ ”جو دل سے ایمان لائے اور منہ سے اقرار کرے وہ نجات پائے گا۔“ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا، اور اُس کی برکت تجھ پر ہو۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپر جن
- کرتھیوں 28

رسول ایک خاص چندہ کے بارے میں لکھتا ہے جو یروشلیم کے فقیر مقدسوں کے لیے جمع کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ انجیل یروشلیم ہی سے یونان میں پھیلی تھی، اس لیے جنہوں نے یروشلیم کے فقیر یہودیوں سے روحانی برکات پائیں، وہ ہر مقدس بھائی چارے کے بندھن سے بندھے ہوئے تھے کہ قحط کے ایام میں اپنے محسنوں کو یاد رکھیں۔ رسول کرتھس کی کلیسیا کو اس چندے کے بارے میں برانگیختہ کرتا ہے۔

— آیت 1۔ مزید برآں اے بھائیو! ہم تمہیں یہ جتاتے ہیں
یعنی "ہم تمہیں اطلاع دیتے ہیں"۔

آیات 1-2۔ اُس فضلِ خدا کی بابت جو مقدونہ کی کلیسیاؤں پر ہوا؛ کہ سخت آزمائش میں بھی اُن کی خوشی کی فراوانی اور اُن کی انتہا کی غریبی اُن کی سخاوت کی دولت میں بڑھی۔
ایک ایماندار کو دوسرے کے نمونہ سے برانگیختہ کرنا نیک بات ہے، اور پولس کرتھس کے ایمانداروں کو مقدونہ کی کلیسیاؤں خصوصاً فلپی کی کلیسیا کے نمونہ سے جوش دلاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ سخت دکھ میں اور نہایت غریب تھے، مگر فضلِ خدا سے اس قدر معمور ہوئے کہ اُن کی غریبی نے اُن کی سخاوت کو اور بڑھا دیا، کیونکہ جو انہوں نے دیا وہ اُن کی غربت کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھا۔

آیت 3۔ کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اپنی طاقت کے موافق بلکہ طاقت سے بھی باہر انہوں نے اپنی خوشی سے دیا؛
یعنی بغیر جبر کے، بلکہ از خود۔

آیت 4۔ اور بڑی منت کے ساتھ ہم سے درخواست کی کہ یہ نعمت قبول کریں اور مقدسوں کی خدمت میں اُن کی شراکت کو ہم سنبھالیں۔
یعنی اُن کے ساتھ خدمت کی "شراکت"۔ یہ بابرکت لفظ "شراکت" نہ صرف خداوند کے عشائے ربانی یا اُس رفاقت پر بولا جاتا ہے بلکہ محتاج مقدسوں کے ساتھ شراکت پر بھی کہ اُن کی حاجتوں میں مدد کریں۔

آیت 5۔ اور انہوں نے ایسا کیا، نہ جیسا ہم نے امید کی تھی بلکہ پہلے اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کیا اور پھر خدا کی مرضی سے ہمیں بھی۔
انہوں نے پہلے خود کو خدا کو دے دیا، پھر پولس کو دیا تاکہ وہ اسے یروشلیم کے فقیر مقدسوں کی خدمت میں استعمال کرے۔

آیات 6-7۔ چنانچہ ہم نے ططس سے درخواست کی کہ جیسے اس نے یہ کام تم میں شروع کیا ویسے ہی اسے پورا بھی کرے۔ پس جیسے تم ہر بات میں فراوان ہو—ایمان میں، کلام میں، علم میں، ہر طرح کی سرگرمی میں اور ہماری محبت میں—ایسے ہی اس فضل میں بھی فراوان ہو۔

آیت 8۔ میں حکم کے طور پر نہیں کہتا بلکہ اوروں کی سرگرمی کو دیکھ کر اور تمہاری محبت کی خالصی کو جانچنے کے لیے۔
آیات 8-9۔ کیونکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل جانتے ہو کہ اگرچہ وہ دولت مند تھا، مگر تمہاری خاطر غریب بن گیا تاکہ تم اُس کی غریبی کے وسیلہ سے دولت مند ہو جاؤ۔

آیت 10۔ اور اس میں میری یہ رائے ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، کیونکہ تم نے نہ صرف کرنے کا آغاز بلکہ ارادہ بھی گزشتہ سال ہی سے کیا تھا۔

آیت 11۔ اب جو ارادہ تم نے کیا تھا اسے پورا بھی کرو، تاکہ جیسی تیاری تمہارے ارادہ میں تھی ویسی ہی تکمیل بھی تمہاری موجودہ حیثیت کے موافق ہو۔

آیات 12-14۔ کیونکہ اگر دل سے رغبت ہو تو وہ جو کسی کے پاس ہے اُس کے موافق مقبول ہے نہ کہ اُس کے موافق جو نہیں۔ کیونکہ میرا مطلب یہ نہیں کہ اوروں کو آرام ملے اور تم پر بوجھ، بلکہ برابری یہ ہے کہ اس وقت تمہاری فراوانی اُن کی کمی کو پوری کرے اور اُن کی فراوانی تمہاری کمی کو پوری کرے تاکہ برابری ہو۔

"آیت 15۔ جیسا لکھا ہے، "جس نے زیادہ چُنا اُس کے پاس کچھ بچا نہ، اور جس نے تھوڑا چُنا اُس کے پاس کمی نہ ہوئی۔

آیات 16-17۔ لیکن خدا کا شکر ہو جس نے ططس کے دل میں بھی تمہارے لیے یہی فکرمندی ڈال دی، کیونکہ اُس نے ہماری نصیحت تو مان لی، مگر زیادہ سرگرمی کے باعث اپنی خوشی سے تمہارے پاس جا رہا ہے۔

آیت 18۔ اور ہم نے اُس کے ساتھ اُس بھائی کو بھی بھیجا جس کی خوشخبری میں شہرت سب کلیسیاؤں میں ہے۔

آیات 19-20۔ اور نہ صرف یہی بلکہ وہ کلیسیاؤں کی طرف سے منتخب ہوا کہ اس نعمت کے ساتھ ہمارے ساتھ سفر کرے، جو ہمارے ذریعہ سے خداوند کے جلال اور تمہاری رضامندی کے اظہار کے لیے خدمت میں آتی ہے، اور ہم اس بات سے بچتے ہیں کہ کوئی ہم پر اس کثرت میں الزام نہ لگائے۔

آیت 21۔ کیونکہ ہم نہ صرف خداوند کے سامنے بلکہ آدمیوں کے سامنے بھی نیک باتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

آیات 22-23۔ اور ہم نے اُن کے ساتھ اپنے اُس بھائی کو بھی بھیجا جسے ہم نے بہت سی باتوں میں بار بار سرگرم پایا، اور اب تم پر ہمارے بڑے اعتماد کے سبب سے کہیں زیادہ سرگرم ہے۔ اگر ططس کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ میرا شریک اور تمہارے لیے مددگار ہے، اور اگر ہمارے بھائیوں کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ کلیسیاؤں کے رسول اور مسیح کا جلال ہیں۔